

اِنَّ لِلّٰهِ حَمْدًا مِّمَّا يَشَاءُ

کرامتِ احمادیہ

مرفعت مرتبہ

حضرت علامہ عبد العزیز پیر ہاروی علیہ السلام

مکتبہ کتب کمال

چک نمبر ۱۱۴ تحصیل خانیوال ڈاک خانہ جہانیاں ضلع ملتان

www.hazrat-abdulaziz-pirharvi-ra.blogspot.com

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ حَمِيْدٌ

گلزارِ احمالیہ

مولفہ مرتبہ

حضرت علامہ عبد العزیز پیر ہاروی علیہ الرحمۃ

مکتبہ نبیہ کمال

پیک نمبر ۱۱۴/۱۰R تحصیل غانیوال ڈاک خانہ جہانیاں ضلع ملتان

جامعہ العریبیہ العزیزہ پدہاڑویہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

تصانیف پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ خواجہ عبدالعزیز پرہاروی
القریشی چشتی نظامی اقدس رحمۃ
اللہ علیہ کی نادر و نایاب خزانہ کتب کے
لئے رابطہ کریں۔

☆ آفیشل فیس بک پیج

1- حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز
پرہاروی القریشی چشتی نظامی اقدس
رحمۃ اللہ علیہ
2- جامعہ العربیہ العزیزہ پرہارویہ

☆ آفیشل ویب سائٹ

<https://www.hazrat-abdulaziz-pirharvi-ra.blogspot.com/>

☆ آفیشل فیس بک گروپ

The Abdulaziz Pirharvi (R.A) Research
Society

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله والصلوة على نبیه

خزان رب وگلستان بآن جمال نماند | اسماعیل شوریہ رفت و حال نماند
نشان لاله این باغ از کہے پرشی | برو کہ انجیہ تو دیدی بخیر خیال نماند

اما بعد خاکپائے ابرار فقیر محمد پر خور و ارغشی نیراس و مولف رسالہ قول جلی
و غیرہ ارباب بصیرت کی خدمت میں رسالہ جمال الیہ مؤلفہ حافظ عبد الخیر پیر پوروی کا ترجمہ
کر کے پیش کرتا ہے۔ گرفت قبول افتد ہے عز و شرف۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة مشہور ہے یعنی صلحا کا ذکر کرتے ہوئے رحمت نازل ہوتی
ہے۔ علمائے لکھا ہے کہ حسب طرح بارش کے نازل ہونے سے زمین سرسبز اور کمیت بارکت
ہو جاتی ہے۔ جسے اسائش عالم کہا جائے۔ تو پیا ہوگا۔ اس طرح صالحین کے ذکر پر وہ نعمتیں نازل
ہوتی ہیں۔ جن سے قلوب الناس منور اور دماغ مخلوقات معطر ہو جاتے ہیں۔ جنہیں باعث آسائش
عالم کہا جائے۔ تو ناموزون نہ ہوگا۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے خالص و عام راعی و رعایا۔ ائمہ
امت اور سائر برائے اوقات دیلایا دور ہوتی ہیں۔ و کوکادفع اللہ الناس بعضهم ببعض

الفسادات اہل لغو و لكن الله ذو فضل على العالمین یہ بھی مخفی نہیں ہے کہ جلد عند ذکر الصالحین
تنزل الرحمة کسی نے خبری نے اثر لکھا ہے ابن جوزی۔ عراقی۔ مجد شیرازی۔ عسقلانی۔ سخاوی
و غیرہم تو اسے مقولہ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں! بعض نے اسے امام عبد اللہ بن مبارک کافر مؤدب
ابن۔ امام غزالی نے اسے خبر کیا ہے۔ اعلیٰ ظفر۔ ابن عربی نے اسے اثر کر کے
لکھا ہے صاحب قول مستحسن نے ویلی سے بابت عبارت نقل کر کے عن معاذ رفد ذکر الانبیاء
من العبادۃ و ذکر الصالحین کذا الحدیث لکھا ہے۔ و من ہینا یظہر ان لہ اصل گراس
لہ بعض تکلم بہ اللہ اعلم۔ ۵۰ اکمال قوت ۳۰ سال جمال۔ و مباد کہ نقصان پیردین دو کمال

بسم الله الح

سورة الرحمن

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے

اسم کتاب انوار جمالیہ

ترجمہ فارسی انوار جمالیہ

ترجمہ زبان اردو کتاب انوار جمالیہ

الحمد لله النعمة و

خاص برائے شتائے بارندہ

تیری ہی لئے حمد ثابت است - منت میں ہو یا بلا میں -

البلاء و لك الشكر و الشكر

ہم سپاس و ستائش دہرہ حال انعام

اور تیرے ہی لئے شکر ہے سختی تنگی میں ہو یا

والرخاء و منك الصلوة على

وچہ ابتداء و برائے شکر و دل احوال

فراخی میں اور تیری ہی طرف سے رحمت بابرکت

حبیبك سيد الانبياء و

چشمی و چہ فراخی و درود سلام زلال

ہو - تیرے حبیب پر جو تمام نبیوں کا سر ملے ہے

الرجاء و اصدق الاصدقاء

برہنستے تو کہ سر زینت آل

اور اسکی آل پر جو برگزیدہ ہیں - اور اس کے

اما بعد فمن ه

کہ تجھ و حیدر و اصحاب و کے کہ منی

اصحابین پر جو پسندیدہ ہیں

الحصول الرضیة و الشفاء

برگزیدہ اندام بعد الحمد و الصلوة برین

اما بعد یہ خصال پسندیدہ و ادشمال حمیدہ

السنة لولسنا و

ملفوظات خالصہ پسندیدہ سیرت کا

ہیں - ہمارے محبوب و رہنما اور ہدایت کرنے

مرشدنا و ہادینا

استبرار و راکہ شریعت و ہدایت

مرشدنا و ہادینا

الحمد لله النعمة و البلاء و لك الشكر و الشكر
والرخاء و منك الصلوة على حبیبك سيد الانبياء و
الرجاء و اصدق الاصدقاء اما بعد فمن ه
الحصول الرضیة و الشفاء السنة لولسنا و
مرشدنا و ہادینا

الحمد لله النعمة و البلاء و لك الشكر و الشكر
والرخاء و منك الصلوة على حبیبك سيد الانبياء و
الرجاء و اصدق الاصدقاء اما بعد فمن ه
الحصول الرضیة و الشفاء السنة لولسنا و
مرشدنا و ہادینا

الحمد لله النعمة و البلاء و لك الشكر و الشكر
والرخاء و منك الصلوة على حبیبك سيد الانبياء و
الرجاء و اصدق الاصدقاء اما بعد فمن ه
الحصول الرضیة و الشفاء السنة لولسنا و
مرشدنا و ہادینا

والے کی جنہیں جمع کیا ہے۔ فقیر عبد العزیز احمد
کے خلف الرشید نے۔ خدا تعالیٰ اوسکے ساتھ
نہایت ہی الطافانہ معاملہ کرے۔ یہ مجموعہ خوبیاں
فراوان جناب ممدوح کی وصال سے تیسرے
دن بوقت زوال شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ اس
سے راضی ہو۔ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا
ہوں۔ کہ وہ اس کتاب سے مجھے بھی اور انکے
تمام مریدوں اور مسلمانوں کو فائدہ بخشے
اور اللہ ہی کی طرف بازگشت ہر اور رجوع سب کا

مقدس رشتی کنا دحق سبحانہ سرور
کہ گرامی و احبندہ است جمع گردانید است
ایہا الفقیر عبد العزیز احمد پیر پاری
کنا دبا دحق سبحانہ ہر چند بمقتضای
خود کند کہ فضل است او لی شروع کر دہود
جمع آنہا بوقت زوال از روزیکہ سو بود
از وصال آنحضرت راضی خوشنود باد
از دحق سبحانہ سوال میکنم از و سبحانیکہ
نفع دہد از نیکائی مریدان آنحضرت بلکہ تمام
مسلمانان این کتاب سے اوست سبحانہ
رجوع و بازگشت ہر

قدس اللہ تم سرور العزیز
جمعہا الفقیر عبد العزیز
احمد عاملہ اللہ سبحانہ بلطف
الاحبدا بندہ اے عاوقت الزوال
من ثالث یوم من وصالہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اسأل
اللہ سبحانہ ان ینفع عنہ
وصائر مریدینو المسلمین
لھذا الكتاب والیہ
المرجع المآب

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بازگشت کرے۔

حضرت ممدوح کے نام و نسب اور وطن کا بیان	ایست بیان اسم شریف و نسب و ذکر اسم و نسب و وطنہ
حضرت ممدوح شیخ کامل بلکہ کامل تر تھے اور	وطن آنحضرت بود آنحضرت شیخ
رہنما افضل و برگزیدہ تھے۔ صاحبان عرفان	کمال کل و رشید علی و صاحبان کیمیا گاہ
اور توحید کیلئے تکیہ گاہ تھے۔ صاحبان خلوت	اصنی معتز و مدد و مقصد و پیشوا اصنی
و یگانگت کے پیشوا تھے۔ برگزیدہ و نیکے تاج	خلوت و یگانگت سراج گزیدگان
اولیا کے سر و قمر ہائے سردار اور آقا حافظ	دراج گوہرین اولیا و رشید و سرور
محمد جمال الحق والدین۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کی	ماجناب عاقبت جمال احمد و گزیدگان
روح پر فتوح کو راحت و سائیش میں رکھے اور	حق و دین باد بود خوش و دلرا حق سبیز
ان کی فتوحات سے بہین مجرم کرے۔ آپ کے	مدح پر فتوح آنحضرت را در ساد و با انوار
والد کا نام محمد یوسف جو حافظ عبد الرشید کے	جہانک و والد بزرگوار حضرت لیثان
فرزند و لعبد تھے رضی اللہ عنہما۔ جناب ممدوح	حضرت محمد یوسف و فرزند جانا حافظ
بھی اور ان کے اجداد امجاد بھی ملتان دارالامان	عبد الرشید صاحب وطن حضور بلکہ وطن
کے متوطن تھے۔ سکونت آپ کی ملتان کے	تمام آباد اجداد حضرت ایشان دار
قلعہ کے باہر شرقی طرف جہان اب و صہ	امان ملتان نیست بیرون ز کوٹ
منظہرہ ہے تھی *	شہر بیرون مشرق
حاج الحسین فی الطرف الشرقی	حاج الحسین فی الطرف الشرقی

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کی روح پر فتوح کو راحت و سائیش میں رکھے اور ان کی فتوحات سے بہین مجرم کرے۔ آپ کے والد کا نام محمد یوسف جو حافظ عبد الرشید کے فرزند و لعبد تھے رضی اللہ عنہما۔ جناب ممدوح بھی اور ان کے اجداد امجاد بھی ملتان دارالامان کے متوطن تھے۔ سکونت آپ کی ملتان کے قلعہ کے باہر شرقی طرف جہان اب و صہ منظہرہ ہے تھی *

حافظ ممدوح کی شکل و شباهت

حضرت ممدوح قدس اللہ سرہ خوش رو و چمکیلے ابو حضرت ایشان خود و در زمانہ مذکور کان قدس سرہ حسن الوجہ
موزون قد معتدل نازک اندام تھے۔ آپ کا شکل گھٹنچہ میانہ کم گوشت بینی نازک
چہرہ کسیدہ دراز تھلہ آپ کے دانت گویا ان
چھدرے موتیوں کی لڑی تھی۔ ناک عجیب
ابر و کم نمو۔ باریک لب۔ ریش مبارک نہایت
موزون تھی۔ آپ کی ناک و پیشانی بوجہ کثرت
سجود کسیدہ درشت تھی۔ آپ کے قدم
کی پشت بائیں سطح تھی بہ

حافظ ممدوح کی رفتار کا ادب کا بیان

آپ ایسے تیز چلتے تھے کہ ہمارے نوجوان بھی
اونہیں نہ مل سکتے تھے۔ اگر آپ کے پاس آسا
(عصا) نہ ہوتا تو بسا اوقات ہاتھوں کو پس
پشت جمع کر کے چلتے۔ ہم نے اکثر آپ کو عصا
ہاتھ میں پکڑ کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ مجھے یاد
نہیں کہ آپ بوقت رفتار عام لوگوں کی عادت
کے موافق ہاتھ ہلاتے ہوں۔ جب چلتے تو سر
مبارک نیچے ہوتا۔ بے ضرورت دینے بائیں
مختلف نہیں ہوتے تھے۔ عصا آپ ان کی گریبا
ہوتا تھا۔ گاہ گاہ وہ عصا استعمال میں لاتے جو

ہیئت بیان علیہ مبارک آنحضرت
ابو حضرت ایشان خود و در زمانہ مذکور کان قدس سرہ حسن الوجہ
موزون قد معتدل نازک اندام تھے۔ آپ کا شکل گھٹنچہ میانہ کم گوشت بینی نازک
چہرہ کسیدہ دراز تھلہ آپ کے دانت گویا ان
چھدرے موتیوں کی لڑی تھی۔ ناک عجیب
ابر و کم نمو۔ باریک لب۔ ریش مبارک نہایت
موزون تھی۔ آپ کی ناک و پیشانی بوجہ کثرت
سجود کسیدہ درشت تھی۔ آپ کے قدم
کی پشت بائیں سطح تھی بہ

جو آپ کو ہدیہ ملا تھا۔ لوگ نہیں شناخت کر سکتے تھے کہ کس دخت کا ہے +

حافظ ممدوح کی نشست کے آداب کا بیان

آپ کی اکثر نشست مانند شہد تھی یا باین طور کہ ایک انوکھڑا ہو۔ اور گاہ گاہ مرتع بیٹھتے۔ جب اخیر عمر میں بڑا پالا حق ہوا۔ تو اکثر غیبہ لگا کر بیٹھتے +

حافظ ممدوح رضی اللہ عنہ کے علم کا بیان

نہایت ہی دقیق اور شکل سائل میں از روئے فکر آپ احسن الناس تھے۔ جب بہن کوئی شکل سے مشکل مسئلہ پیش ہوتا۔ گو وہ کسی علم کا ہو۔ ہم آپ کی طرف رجوع کرتے۔ آپ اس کے حل اشکال میں ایسی واضح اور اچھی تفسیر فرماتے کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے

مناظر و مباحثہ کا یہ حال تھا کہ جو معارفین آتا۔ آخر خاموشی نہایت حاصل کرتا۔ کتاب

کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے

مناظر و مباحثہ کا یہ حال تھا کہ جو معارفین آتا۔ آخر خاموشی نہایت حاصل کرتا۔ کتاب

کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے

مناظر و مباحثہ کا یہ حال تھا کہ جو معارفین آتا۔ آخر خاموشی نہایت حاصل کرتا۔ کتاب

کہ بخند و ہدیہ آدا بودنی شناخت نہیں کر سکتے تھے کہ کس دخت کا ہے +

حافظ ممدوح کی نشست کے آداب کا بیان

آپ کی اکثر نشست مانند شہد تھی یا باین طور کہ ایک انوکھڑا ہو۔ اور گاہ گاہ مرتع بیٹھتے۔ جب اخیر عمر میں بڑا پالا حق ہوا۔ تو اکثر غیبہ لگا کر بیٹھتے +

حافظ ممدوح رضی اللہ عنہ کے علم کا بیان

نہایت ہی دقیق اور شکل سائل میں از روئے فکر آپ احسن الناس تھے۔ جب بہن کوئی شکل سے مشکل مسئلہ پیش ہوتا۔ گو وہ کسی علم کا ہو۔ ہم آپ کی طرف رجوع کرتے۔ آپ اس کے حل اشکال میں ایسی واضح اور اچھی تفسیر فرماتے کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے

مناظر و مباحثہ کا یہ حال تھا کہ جو معارفین آتا۔ آخر خاموشی نہایت حاصل کرتا۔ کتاب

کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے

مناظر و مباحثہ کا یہ حال تھا کہ جو معارفین آتا۔ آخر خاموشی نہایت حاصل کرتا۔ کتاب

کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے

مناظر و مباحثہ کا یہ حال تھا کہ جو معارفین آتا۔ آخر خاموشی نہایت حاصل کرتا۔ کتاب

کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے

درجہ اولیٰ میں ہے کہ یہ کتاب جو کہ درجہ اولیٰ میں ہے اس کی تائید و توثیق فرمائی ہے۔

دائرۃ المعارف علم حاصل کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا۔ (شرح صدری) باقی علوم ترک کر دیے۔ پھر ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے۔ اور آپ کے شیخ کا وطن موضع بہاران ہے (جو مضافات ریاست بہار و بیوپر ہے) اور مقبرہ یعنی روضہ مبارکہ آپ کا تاج السردین ہے (جو بہاران شریف سے چند میل پر واقع ہے) حافظ ممدوح مسئلہ وحدت الوجود کی تحقیق میں اجل العلماء تھے۔ شیخ اکبر محی الدین عربی اور فاضل عبد الرحمن جامی قدس سرہما کی کتابوں کو بہت محبوب رکھتے۔ نفحات الانس۔ مثنوی لولہ اشعۃ اللہات۔ فصوص الحکم نہایت ہی پسند خاطر تھیں۔ خصوصاً فصوص الحکم کا فصیحی یہ نص تو یہاں تک محبوب تھا کہ اگر کوئی شخص آپ کے سامنے ذکر بھی کر دیتا۔ تو جھوٹے لگ جاتے۔ اور اپنے لبوں کو از روئے لذت چوستے۔ مذکورہ بالا کتب وحدۃ وجود سے اگر کوئی کتاب کسی مرید کو پڑھاتے۔ تو ایسے پیچیدہ مسائل بیان فرماتے کہ عقول اور افکار مستحضر ہو جاتے۔

حضرت کتاب دائرۃ الاسول بود پس بخود کشید جس جگہ اس حضرت را بسبب آن ترک فرمود مشاغل شدیدہ تعلیمی نفس مجید و عبادت و طاعت و نیز مشاغل علمی بصورت شیخ کا دل وہ مقبول بارگاہی سجادہ نیاز قبلہ عالم حضرت شیخ نور محمد صاحب دہند بود وطن مبارک ایشان در قرہ بہار متعلق ریاست بہار و بیوپر مزار شریف دہستی تاج سرزنہ کردہ از بہار جناب نقطہ بود حضرت مرشد از سرکیان مالان طویل القدر علم مسلوۃ یعنی حد درجہ دوست میباش کتب تصنیف شدہ حضرت شیخ بزرگ جناب محی الدین عربی صاحب راز و نیاز تصنیف حضرت مولانا فاضل علی قدس سرہما ای ازلان پسند ملی مدح و ثناء و نفحات انس و مثنوی شریف و لولہ اشعۃ اللہ و نفحات فقرات و فصوص الحکم ذکر لہ الفصوص الحمدی رضوی و مطلق شفقہ استاد از آن اگر بزرگ حضور آنحضرت نوران مشاہد دیکان بدست اسرار میں رہا رہتا تو یہ پیغمبر و سر مبارک آیت اللہ کا ہوا ذکر کر کے بہ مشاہد

الی کتاب اربعۃ الاصول فحیدر اللہ جگہ الیہ فترک بقیۃ العلوم واشتغل بالمجاهدات والریاضات و محبتہ شیخہ الکامل مقبول جناب اللہ الصمد الشیخ نور محمد مکان طہر فی موضع المہلکان و مقبرۃ المبارکۃ فی التاج سرور مکان من اجل العلماء علما بمسئلۃ الوجود و وحدۃ الوجود و محبت انفس اکبر محی الدین عربی و الفاضل الجامی قدس سرہما مکان یحبہ نفحات الانس و المثنوی و اللواتیم و اشعۃ اللہ و الفقرات و الفصوص و الفصوص الحمدی منہ حتی اذا ذکر لہ الفصوص الحمدی رضوی و مطلق شفقہ استاد دیکان بدست اسرار میں رہا رہتا تو یہ پیغمبر و سر مبارک آیت اللہ کا ہوا ذکر کر کے بہ مشاہد

درجہ اولیٰ میں ہے کہ یہ کتاب جو کہ درجہ اولیٰ میں ہے اس کی تائید و توثیق فرمائی ہے۔

کی قسم ہے کہ آپ علم کے لئے تھے۔ اور

انہی الفاظ سے فتا قسم کے علوم اور مسائل استنباط کرتے۔

تعلیم آپ کی از روئے تفصیل و وضاحت تمثیل

ایسی احسن تھی کہ کند ذہن طالب علم کو دقائق علوم اس طرح سمجھاتے کہ ذکی طالب کو اس طرح آپ کا غیر نہ سمجھا سکتا۔

حافظ محدث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

آپ یہاں تک قلیل غذا تھے کہ دوسرے مناسب

طور پر کھانے والے کی چہارم حصہ غذا تک کھاتے

چونکہ آپ کھانے میں سب سے پہلے شروع کرتے

اور ہر ایک کے بعد ختم کرتے۔ اس لئے ہم یہ

سمجھتے کہ آپ بسیار خوار ہیں۔ (یعنی کھانا کم

کھاتے وقت بہت لگاتے) بعض اوقات کھانا

اپنے لئے جدا کر لیتے کہ کہیں بوجہ خلط ملط و

کثرت خوردگان زیادہ نہ کھالیا جائے آپ

لقمہ چوٹا لیتے۔ لیکن چباتے بہت۔ فرمایا کرتے

کہ احسن امر یہ ہے کہ انسان اپنا کھانا جدا کر لیا

کرے۔ کیونکہ نفس اپنا چوسہ ہے کہ جماعت سے چرا

بقاد ہندو مت کہ بودا حضرت دریا

جوش در رہستہ بود و استخراج منیر

از اونی تھے تسماء مغنہا و طکت و بوب

حضرت پس شکوہ و تعلیم و تدبیر

تفصیل و توضیح و مثال و ہدایت تاکہ

می فہمید از در نہ ناقص العقل انباریک

منا میں چند کہ نمی فہمید فک از دیگر

انست بیان آداب و نوشت آنحضرت

بودا نمشت بسیار کہ تا بحدیہ خور

بقدر چہار ہ پنجہ خور از تا بسیار خور

بلکہ میانہ خور و با جود آکنش بسیار خور

میداشت چکر از بختہ رفیقان اہل سیر

دوست الطعام و اخیر می بر اور و ان

و با اوقات جدا میکردند زہرا کہ

را تا کہ سبب نفات زیادہ نہ خور

نشود و بودہ اندک بکر و نور

و بسیار کہ و خاندین را و بخت خوب

فان النفس ات فی ہر لیلۃ

لکن بحر اخلاص استنباط امر دینی

لفظ اضافہ از من العلوم للعلم

و کان بحسب النظم تفصیل و

ایضاح و تمثیل و حتی یفہم

البیاد من ذائق العلوم مالا

یفہم الذکی من غیرہ ادب

اکلہ و شہہ کان قلیل اکمل

جدا حق کان یا کل رابع

مایا کملہ چہا معتدل اکمل

و مع ذلک کنا ترا کہ کثیر اکمل

لما انہ کان اہل من یضع یدہ

فی الطعام و اخر من یجھد

و دبعہا افز لفسہ خیرہ کملہ

بکثر من الاصل بسبب کثرت

الاکلیل و کان یغفر اللقمہ

و بکثر مضغہا و کان یقول

ان یفرز خیرہ الاکل

و یاخذ عند الاکل فی

الحکایات و امثال عجیبہ

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

و امثال کثیرہ و منیر و در

غریب جو حکم نصاب نصاب پر شتمل ہوں
ایک دن سر ماتے۔

ایک دن بحالت رونا مدعو ہوئے۔ آپ قبول

فرما کر چلے گئے۔ ہم بھی ساتھ ہو گئے۔ (صاحب

دعوتِ حبوت کہا نا ایا تو اپنے یوں کیا۔ کہ

روٹیوں کو توڑ پھوڑ کر لقمے بنانا سالن (ناخوش

لگا کر رکھتے جاتے۔ دوسرے کو ٹھاکر کھاتے جاتے

اسی طرح دعوت ختم ہوئی۔ بجز اپنے چند ہمراہوں

کے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ آپ نے نہیں کہا یا آپکی

عادت تھی کہ جب کسی طوایم کی طرف بلائے جاتے

تو سب مل فرماتے۔ گو بلا نیوالا دولت مند ہوتا یا

مٹلس۔ فقیر کی دعوت کی طرف تو محبت اور

دل نش سے جلتے۔ حتی کہ آپ کے چہرہ پر شبت

کے آثار سمجھے جاتے۔ اور اغنیاء کی دعوتوں کی

خوف صرف سنت نبویہ کی مخالفت کیلئے تشہید

ہوتے۔ کبھی کسی طعام پر عیب نہ رکھتے۔ جو عیب

زیادہ بلکہ شتمل برکتہا زفر فرمایا

ویناوشدان جنوشتے رند ہوا

وخواندند بسو علم پس فترت

عاما اندکی الحطام فندھب

وہبنا معہ با دخل بدونی

ناما ملان و طعام چاچہ ہی نہ

الطعام فکین یکسرا لقمہ بعضہا

لقد ابدنا خوش می آلودہ شبت

بلا دامتہ کھا فیر فہما احد

وہکھا فتر کیر لاخر فی غفل

ادایچ کے ازالہ باران پس

دیر لکھتا دیکر باو شل سابق

کرت دیر لکھتا دیکر باو شل سابق

بسا مثل ذلک حتی ما غفل

اختالعات اشہنا کہ سچکس نہ

بدم اکلمہ اصحاب الشیافہ و

ایک دن سر ماتے۔ ہم بھی ساتھ ہو گئے۔ (صاحب دعوتِ حبوت کہا نا ایا تو اپنے یوں کیا۔ کہ روٹیوں کو توڑ پھوڑ کر لقمے بنانا سالن (ناخوش لگا کر رکھتے جاتے۔ دوسرے کو ٹھاکر کھاتے جاتے اسی طرح دعوت ختم ہوئی۔ بجز اپنے چند ہمراہوں کے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ آپ نے نہیں کہا یا آپکی عادت تھی کہ جب کسی طوایم کی طرف بلائے جاتے تو سب مل فرماتے۔ گو بلا نیوالا دولت مند ہوتا یا مٹلس۔ فقیر کی دعوت کی طرف تو محبت اور دل نش سے جلتے۔ حتی کہ آپ کے چہرہ پر شبت کے آثار سمجھے جاتے۔ اور اغنیاء کی دعوتوں کی خوف صرف سنت نبویہ کی مخالفت کیلئے تشہید ہوتے۔ کبھی کسی طعام پر عیب نہ رکھتے۔ جو عیب کرتا اسے ملا مت کرتے۔ ایک دن بکثرت و تو میں ہو میں۔ فقیران و دیشوں کو انکی طرف بھیجا۔ اور خود دولت ایک فقیر کی دعوت پر گئے۔ میں بھی حضرت کے ساتھ تھا۔ صاحب دعوت

بجای

کھائے گا گوشت جو اچھا پکا ہوا بھی نہ تھا ہے
پاس لایا۔ میں نے اسے بہت مکروہ سمجھا جب
آپ نے میرے چہرہ پر کراہت معاینہ فرمائی۔ تو
اوسکی تعریف کرنی شروع کی۔ اواسے خوش
ہو کر بڑی لذت سے کھانے لگے۔ میں نے
بھی مجبوراً کھایا۔ جب کھانیسے فارغ ہوئے۔ تو
دونوں ہاتھ دھوئے اور اونہیں بچہ مال سے غسل
کیا۔ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھی۔ اے
اللہ اس طعام کے مالک اور کھانے والے اور
جس نے اس میں سخی کیا بخش دے۔ اے خدا
تو ہمارے لئے برکت کر اپنے فضل و کرم سے۔
یا اکرم الاکرمین۔ آپ کی عادت تھی کہ پہلے
تمام جامعین پر طعام تقسیم کرتے۔ جب تقسیم
فارغ ہوتے تو استفسار فرماتے۔ کہ کوئی ایسا آدمی
تو نہیں رہا۔ کہ اسے کھانا نہ ملا ہو۔ جب تمام حاضرین
کو کھانا مل جاتا۔ تو آپ کھانے پر ہاتھ بٹاتے اور فرماتے
کہاؤ۔ بعض شریفوں کیساتھ دعوتین ایک نئی لڑائی
کہاتے اور انکو ہاتھ پہلے دھواتے۔ اور چھپے اپنے
اگر کھانیوالوں میں کوئی لڑکا ہوتا تو اسکے ہاتھ
پہلے دھواتے۔ جب گوشت تناول کرتے تو اسکے

میں گوشت کا ذکر نہ کیا۔ بلکہ ہم نے یہ فرمایا
کر دینا۔ اہم اس پر کیا کر دینا۔
کہا کہ سکرانہ راجہ طبع کا بہت کہ
ستو دان طعام را خورد و چنانہ نمود کہ
لذت میگیرد از دو خوش میشود با و پس خدمت
نیز ہنچان خواہ خواہ پس از فراغت
ہر دست مبارک خود را از براداری سنت
و بنفرت الید انہا را بر مال و عاشرت
ہر دست مبارک خود را دگت اے
خدا یا بخش صاحب طعام را و نیز خندہ کا
آزاد نیز خیر چہ کنندگان و سخی نمایندگان
در ان خدا یا برکت کن برائے اور ان بفضل خود
و کرم خود ای کریم توین کرم کنندگان
و بود از عادت شریفہ حضور کہ مقدم میکرد
تقسیم طعام میارفتا بر خوش بلکہ بہت
تقسیم تغذیہ میفرمود کہ آیا کسی بہت کر سید
باشد اور اطعمہا پس چونکہ نام ایشان کسی
در ازین سرور اکل دست مبارک خود را
دہم نیز از او شہید از عادت شریفہ
بود کہ از ان با خود ہم بر بند خود میفرمود
الینا لم یقبل بحسن طبعہ فکشتہ
فلما رافق عافی جہی من
الاستکراہ منج الطغریہ
فستلذ بہ سررا فاکت
اجبوا و اذا فرغ من اکل اللذی
غسل یدیدہ و مسح ابالہندیل
ورفع یدیدہ و قال اللہم اغفر
لہما الطعام و لا کلیدہ لہما الذلیم
و لم یسبح فیہ اللہم لہما
بفضلک و کرمک یا یسکرم
الاکرمین و کان یقام شہ
الطعام بین اصحابہ اکاہ
فاذا افرق سأل حل من
حل لم یسبح اللہ فاذا
اصحابہ الطغریہ و یسید
اللاکل قال کلوا لیکان
الدعایا بعد من اکل اللذی
لذہ و احل و یسبح۔ لہما
لانی علی غلہ و انک
الطغریہ

۱۲
گوشت تناول کر دینا۔ اہم اس پر کیا کر دینا۔
کہا کہ سکرانہ راجہ طبع کا بہت کہ
ستو دان طعام را خورد و چنانہ نمود کہ
لذت میگیرد از دو خوش میشود با و پس خدمت
نیز ہنچان خواہ خواہ پس از فراغت
ہر دست مبارک خود را از براداری سنت
و بنفرت الید انہا را بر مال و عاشرت
ہر دست مبارک خود را دگت اے
خدا یا بخش صاحب طعام را و نیز خندہ کا
آزاد نیز خیر چہ کنندگان و سخی نمایندگان
در ان خدا یا برکت کن برائے اور ان بفضل خود
و کرم خود ای کریم توین کرم کنندگان
و بود از عادت شریفہ حضور کہ مقدم میکرد
تقسیم طعام میارفتا بر خوش بلکہ بہت
تقسیم تغذیہ میفرمود کہ آیا کسی بہت کر سید
باشد اور اطعمہا پس چونکہ نام ایشان کسی
در ازین سرور اکل دست مبارک خود را
دہم نیز از او شہید از عادت شریفہ
بود کہ از ان با خود ہم بر بند خود میفرمود
الینا لم یقبل بحسن طبعہ فکشتہ
فلما رافق عافی جہی من
الاستکراہ منج الطغریہ
فستلذ بہ سررا فاکت
اجبوا و اذا فرغ من اکل اللذی
غسل یدیدہ و مسح ابالہندیل
ورفع یدیدہ و قال اللہم اغفر
لہما الطعام و لا کلیدہ لہما الذلیم
و لم یسبح فیہ اللہم لہما
بفضلک و کرمک یا یسکرم
الاکرمین و کان یقام شہ
الطعام بین اصحابہ اکاہ
فاذا افرق سأل حل من
حل لم یسبح اللہ فاذا
اصحابہ الطغریہ و یسید
اللاکل قال کلوا لیکان
الدعایا بعد من اکل اللذی
لذہ و احل و یسبح۔ لہما
لانی علی غلہ و انک
الطغریہ

معدنہ کوشی را کر سبب سن سرور و سرور حضور تاج خرم می نور و ناز که بکفیم تا کار این حسن طبرستان حضرت احمد است بیان آن ادب غفور و غفار حضرت احمد است کوشش از حد زیاده بکامی آب و سوزا تا سر حد حد بود که آن صفتی و صفتی

بعد ایسی چیز طلب کرتے جس سے دامنوں کا خیال ہو سکے۔ ہر اوقات خلال نیم کے چھلکوں یا تو پھونکنے کے تھکوں سے۔

حضرت ممدوح کی پوشاک کے آداب کا ذکر

آپ گران قیمت اور عمدہ پوشاک زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ بہ بند بہت ہی کم باندھا کرتے تھے۔ لیکن بوقت خواب عادت یہ تھی کہ پاجامہ یا شلوار پہنتے۔ سر مبارک حسب اوقات کبھی روٹی ٹوپی رکھتے۔ اور کبھی فقط دوسری جسے قادی کہتے ہیں۔ اکثر پیراتن وہ پہنتے جسکا گریبان سینہ پر ہوتا۔ اور گالا و قلندر یہیں لیتے سفید و ستار بہت ہی کم باندھتے۔ بلکہ اکثر اوقات آپ بوٹیدار دوپٹہ باندھا کرتے۔ اور سفر میں مونے سیا جراب زیب پا کرتے۔ پا پوش معتدل فراخ مضبوط زیر پا کرتے۔ نہ تنگ اور لطیف جیسے لوگوں کی عادت ہے۔ آپ کے کوئی لباس اور پا پوش نہیں پہنا۔ گرم بھی کہتے تھے۔ کہ کیسا ہی خوبصورت

حضرت ممدوح کی نماز اور وضو کا بیان

آپ وضو کے پانی کی طہارت کیلئے بہت کوشش فرماتے۔ آپ کے وضو کے لئے دو کوزه۔ تھکے چنگے

برائے صفائی و نہل خلال می طلبید اگر پس از فراغ خوردوش اکثر خلال آنحضرت از بدیکہ چوبخت نمی بودیانیے دیگر بہ مذاق عیدان النعم او

بیان آداب پوشاک آنحضرت

سر الخیز بود آنحضرت کہ مقتضای تہذیب آداب لباس سے قدس رکھا کرتے تھے۔ پوشاک جمیل حسنہ فاخرہ عجمیہ پیشہ بلکہ سرویل پوشیدہ مگر خواب کا اکثر بند می بست و شیتا بر سر مبارک اکثر کھلا رہا۔ کہ پیرانہ پیچی بود یا نقطہ وہ بود کہ کوشش پر از چیزے کہ آنہا را در شہ ہونادی میگویند و وجہ تسمیہ آن نامعلوم مشہور ہے۔ پیر میں راکشگان آن از پیش یعنی ہر شے بود اکثر و گاہی پیر میں قلندری پوشیدہ بس کم ہی بست ستار چھب سفید کجہ فی الاکثر و قد یلبس الغنۃ اگر می پوشید بوقت عید و امامت و عید پوشیدہ می بست بر سر از مہین چادر ہا نشان دار بل یقیم لہذا البرود للعلۃ و قد کان یلبس الخیر و الجود و دہبت میداشت کفش با فراخ غلیظہ میانی الواسع الثخین المعتدل کلا و درمان شہ روز می پوشید ہر لباس

و دہبت میداشت کفش با فراخ غلیظہ میانی الواسع الثخین المعتدل کلا

و درمان شہ روز می پوشید ہر لباس

طلب ما یجمل بہ احسانہ بعد الفراغ و اکثر ما کان یجمل بہ

فہب الجوار و نصب المکر

آداب لباس سے قدس رکھا کرتے تھے۔ پوشاک جمیل حسنہ فاخرہ عجمیہ پیشہ بلکہ سرویل پوشیدہ مگر خواب کا اکثر بند می بست و شیتا بر سر مبارک اکثر کھلا رہا۔ کہ پیرانہ پیچی بود یا نقطہ وہ بود کہ کوشش پر از چیزے کہ آنہا را در شہ ہونادی میگویند و وجہ تسمیہ آن نامعلوم مشہور ہے۔ پیر میں راکشگان آن از پیش یعنی ہر شے بود اکثر و گاہی پیر میں قلندری پوشیدہ بس کم ہی بست ستار چھب سفید کجہ فی الاکثر و قد یلبس الغنۃ اگر می پوشید بوقت عید و امامت و عید پوشیدہ می بست بر سر از مہین چادر ہا نشان دار بل یقیم لہذا البرود للعلۃ و قد کان یلبس الخیر و الجود و دہبت میداشت کفش با فراخ غلیظہ میانی الواسع الثخین المعتدل کلا و درمان شہ روز می پوشید ہر لباس

و دہبت میداشت کفش با فراخ غلیظہ میانی الواسع الثخین المعتدل کلا

و درمان شہ روز می پوشید ہر لباس

۱۱

نہایت ہی درجہ کو پہنچا۔ حتیٰ کہ جو لوگ اسے انکار
ہو نیکا دعوے کرتے تھے۔ وہ بھی کاپٹنے لگے
لیکن حضرت حافظ صاحب محلہ فتح پور کرناٹک
لوگوں سے پہلے وہاں جا پہنچے۔ آپ کا پتہ ان لوگوں
اور کمان تھی آپ تیر اندازی کے بہادر تھے۔ ماہر
تھے۔ کہ لوگوں کو سکھاتے۔ آپ ہر ایک اسلحہ کی
فصلیت کے عالم تھے۔ گو وہ ہتیار کیوں نہ ہو آپ
ان خوفناک اور مہلک ایام میں بلا شک و تردید
رہتے اور بوجہ اعتماد رائے کریم خوفناک نہوتے

حضرت محمد فتح کے حسن خلق کا بیان

حضرت محمد فتح حسن خلق میں بہترین مردمان تھے
لوگوں بالوں پر نہایت شفقت۔ جب کوئی لڑکا
خدمت لایا جاتا۔ تو اس کے لئے وہ چیز حاضر
کرتے۔ جو اسے خوش کر اور پسندیدہ ہو۔ اور اس
ایسی نگاہ کرتے جو اس کے دل کو خوش اور الفت
میں لاتی۔ اور کوئی بیٹھی چیز اسے کھلاتے جب
کسی شخص کی کسی عادت کہ بکروہ سمجھنے تو زبان
بہر نکالتے۔ بلکہ چہرے کی کراہت کو اڑ جاتے
اور اسے صبر سے منع کرتا ہو تا تو ترغیب یا تنبیہ کرتا
مگر سمجھاتے کہ وہ خود ہی سمجھ جاتا۔

تاکہ ازید طباطبائی شہادت پر اسے رام اماما حتیٰ تزلزل
ہر گناہ شہید قدس سرہاں اسی سرکار بدعی انشا اللہ تعالیٰ
کرد پیش دستی کر در وہاں را فلما سمع قدس سرہاں بدعی
بسیوی بائنا فاذانہ تاکہ زیادت اور رسول الناس الی الموضع
غیر اور وہاں آنحضرت نبوت شریف المذہب و لدیدہم غیریہ
دکان در آید آنحضرت خوب تر انداز و صلاح کان السیف القوی
تا دیگر از ہم می آموخت و در عالم و کان لجید فی الزی حتی
بفصلیت صلاح ہر کہ اسلحہ کو بولم الناس و کان عالم البغیہ
و بدو بنوی میکرد و در خدمت السلام ای صلاح کان و
درین روزہ مراضہ خوت و متاہ کان یقیم فی شہد کایام الخ
ہلاکت را در خون نیکو دان جوان و والمہا لالشوکلینا لفقہ
از ہر یکس از ہمکہ تمامہ بخدا کی کریم باللہ الکریم حسن خلقہ
بہاں حسن سیرت آنحضرت کان من احسن الناس خلقا
بود آنحضرت از نیکو ترین مردمان و اشفقہم بالولدان و
سیرت و شفقت ترین ایشان بچہ و الاطفال فاذا اجی الیہ
یعنی کو دکان چنانکہ وقتی کہ آید و بعضی احضر لہ بالعجبہ
بشدت آنحضرت شہد کو کہ برآ و لیسر و کلمہ ہما یطیب قلبہ
و ہر غیر پیش میکرد با بوجہ او شہادت و یولفہ و اطعمہ شہادا
کفندہ و کرم میکرد و بوجہ دلش خوش حلو و اذا کون من اجل
میشد و در وقت پیرانی در میخورد شہادۃ اللہ بلسانہ بل
اور شیرینی و از ہر آتش بخور بود و تشریف الکرامۃ فی وجعہ ان
کہ تکیہ از ہر یکس کو شہدی میداد لیکن بدن منہ عینہ
زبان من نیکو دارا بکراتہ از شہادۃ اللہ بلسانہ و تمشیلا
سبارک دہیشہ کہ مانع شہادۃ اللہ حتی یفطن لہ الوحل

میں کائنات ان اظہر من الشمس سارا پیش ہے اور جہاں جہاں شہادت و شہادۃ اللہ بلسانہ و تمشیلا

حافظ ممدوح کی انگشتی کا بیان

حضرت ممدوح کی انگشتی چاندی کی تھی جس کا نگینہ عقیق مینی کا شکل مثنی تھا اس پر فقرہ ان اللہ جمیل یحب الجمال منقوش تھا۔ آپ کے فرمودہ پر کسی نے دوستوں سے تحفہ بھیجا تھا۔ حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ کے نگینہ کا نقش بھی یہی تھا۔ اصل میں یہ الفاظ حدیث کے ہیں جسے شہر و ترمذی نے روایت کیا ہے۔ چال پاسکائی ہے کہ حضور خداہ الی و امی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبر کی خدمت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقق انسان دوست رکھتا ہے کہ اس کا جامہ اچھا ہو۔ او کی پوشا بھی ہو۔ تو آپ نے فرمایا۔ ان اللہ جمیل یحب الجمال میں نے انہیں دیکھا کہ آپ نے انگوٹھی انکلی میں تھی بلکہ بعض خدام کے پاس بٹوے میں رکھی رہتی تھی۔ خطا پر لگایا کرتے۔ بعض قاصدین نے گمان کیا کہ آپ اس نقش نگین میں محبوبہ حق سبحانہ تعالیٰ کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ یہ تعالٰی تھا۔ یا ازبائے دعا تھا۔ یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی تحدیث تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے بندے کے حق میں

بیان خاتم انحضرت است بود
انحضرت قدوسی ختم از قور کنگد اور
یعنی بود و بدست گور نقش بود این
لغاصب کز تہ اش زشت من خدا سبحانہ
صاحب مال او دمدید از جمال خوبی سر زار
خاتم بسبب از حضور مال بود بسوا انحضرت
از لون بعضی از ان دوست بطور تحفہ بخشید
نقش سنگ خاتم حضرت شیخ جمال الدین صاحب
ہانسوی اصل الفاظ من اللہ جمیل
انجہ سلم والرمز و حاصلہ
ان رسول ذمہ الکبر فحال
از حدیث نبوی او دست این حدیث را کہ
خود مسلم شریف و حضرت ترمذی و جمال ترمذی
این حدیث شریف نیست کہ نقی حضرت رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہت کبر منہا کہ بیان
فرمود پس شخصے از ماہرین عرض کرد یا رسول اللہ
چگونہ باشند این اوجہ اکرم کی زان دست میدا
موضوعا عند خدا مہ
دیند یکند طبع حسن نکید پوش نکور غریبا
فی خراطة یختم بہ المکاتبات
بسا خود این کبر است ہر کس کیان مہلاست
ویرعم بعض القاصدین ان
وخلص ان مستوفیت پس مہجوا آن فرمود
فیہ دعوی محبوبہ
کہ زبانش گذشت مولف مہایفرا میدانی
الحق سبحانہ و تعالیٰ و پس
ہدیہ و علم خود کرد میگور کہ من بدیلم کہ شیدا
کذلک بل ہو تفاعل
باشد خاتم انگشت خود بلکہ بود و دیل و جزا
و دعاء او تحدیث بنعمتہ
کہ زبانش گذشت مولف مہایفرا میدانی
فیہ و محبتہ اللہ تعالیٰ
و بعض موقدان سکار ان ایام خیال اللہ
لعبہ ان یوید

خاتمہ کلان لہ خاتم منقش
نقش من العقیق الیمونی علی شکل
التمن نقشہ ان اللہ جمیل نجیب
الجمال مرسلہ الیہ بعض اصحابہ
انما فاما من امر و ہکذا کان
نقش فضل الشیخ جمال الدین
ہانسوی اصل الفاظ من اللہ جمیل
انجہ سلم والرمز و حاصلہ
ان رسول ذمہ الکبر فحال
از حدیث نبوی او دست این حدیث را کہ
خود مسلم شریف و حضرت ترمذی و جمال ترمذی
این حدیث شریف نیست کہ نقی حضرت رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہت کبر منہا کہ بیان
فرمود پس شخصے از ماہرین عرض کرد یا رسول اللہ
چگونہ باشند این اوجہ اکرم کی زان دست میدا
موضوعا عند خدا مہ
دیند یکند طبع حسن نکید پوش نکور غریبا
فی خراطة یختم بہ المکاتبات
بسا خود این کبر است ہر کس کیان مہلاست
ویرعم بعض القاصدین ان
وخلص ان مستوفیت پس مہجوا آن فرمود
فیہ دعوی محبوبہ
کہ زبانش گذشت مولف مہایفرا میدانی
الحق سبحانہ و تعالیٰ و پس
ہدیہ و علم خود کرد میگور کہ من بدیلم کہ شیدا
کذلک بل ہو تفاعل
باشد خاتم انگشت خود بلکہ بود و دیل و جزا
و دعاء او تحدیث بنعمتہ
کہ زبانش گذشت مولف مہایفرا میدانی
فیہ و محبتہ اللہ تعالیٰ
و بعض موقدان سکار ان ایام خیال اللہ
لعبہ ان یوید

اشتغال علی حسب الاحوال فرماتے۔ مبتدی کو ابتدا
میں تو اکثر یہی فرماتے کہ درود شریف اور لا الہ الا اللہ
کہا کرے۔ اور سونیکے وقت اللہ اللہ کی تکرار کرتا
ہے۔ یہاں تک کہ سو جائے۔

آپ کی کلام کے آداب کا بیان

آپ شیریں گفتار تھے۔ آپ مختصر اور ایسی
نافع کلام کرتے جو حکمت اور معرفت کے چشموں
پر مشعل ہوتی۔ آپ مخاطب کے مزاج و مذاق کے
موافق کلام فرماتے۔ اگر مخاطب عالم ہو یا تو علمی
سائل میں شروع ہوتے۔ اگر کسان (زراعت کار)
ہوتا۔ تو زراعت کی حکایات کہنا شروع فرماتے
یہ سب کچھ مخاطب کی تائیس و تالیف قلب کے
لئے ہوتا۔ اور گاہ گاہ جانسن کے دلوں کو خوش
کرنیکے لئے ظرافتیں اور خوش طبعی کی باتیں کرتے
لیکن خوش طبعی میں بھی حق کوٹ کوٹ کر بھرتیا
آپ کے بعض کلمات دلیلیات باہن طور تھے۔ پر
خارق عادت یہ کہ تو اپنے نفس کی عادات کو
مثلاً سیری، فضول کلامی، عبادات میں سستی وغیرہ
ساتھ قلت خوراک، اذخاموشی اور ریاضت کے
تورے اگر اللہ تعالیٰ تیرے لئے خرق عادت

وزیر مہر و شغل کر ذکر مناسب حال
اور اکثر در لڑائش اور اذخاموشی
شریف میکرد بر سر کرم صلی اللہ علیہ وسلم
و اگر دیکھ کر لا الہ الا اللہ دہ بار بار
گفتن اللہ اللہ و خواب تاکہ بیدار
آداب بیان آداب کلام شریف
آنحضرت است و آداب بسیار است
اما چیزی ذکر میشود و آنحضرت میں
خوب گوید کچھ خیر کلام اقل و دل کلام
آنحضرت مختصر و نفع مند بود مثال
بر چشمہ علم حکم و معرفت حق سبحانہ
و حکم کلمہ الناس علی قدر عقولہم کلام
آنحضرت بہر کس بر انداز عقل آں غالب
بود چنانچہ اگر آن مخاطب مثلاً عالم شرع
ہو و دیگر فت و شروع شد در بار
علوم دینیہ و اگر میوہ از دہقانین میگرفت
و دہقانین مناسبت ز ادبی مشتمل بر علوم
نظیبہ و اقنوب
بعض از بزرگان انس و لغت بود آنحضرت
کہ گاہی مزاج خود شعبی میکرد و لغوی بلکہ
سنت نبوی کا رمی بہت دل ماضی خوش
مینمود و از ان نیگفت عرض را بروی قدس سرہ قال
شیخ و چہین دیگر بعضی آہن زبان
مردمان و ان است چنانچہ فرمود
آنحضرت نا۔ قنادات این است و قن
و منہن مادی و دہش خوراک سے

ظاہر کرے۔ تو وہ دو قسم رہی ہوگی۔ یا تو بخرق
عادت تیری مکافاتا کیلئے ہوگی۔ اور یہ بخرق محمود
ہے۔ لوگ اس سے دو کھاتے ہیں اور اسے کراہت
شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کی بخرق عادت
جفاکش کفاروں کو بھی حاصل ہو جاتی ہے لیکن
قسم بخرق عادت مکافات کے طور پر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ
مدارج فقر اور معرفت کی ترقی کیلئے ہوتی ہے جس سے
تیرے اکرام و شرف کا اظہار ہوگا۔ صرف یہی قسم
محمود ہے۔ کراہت اولیا اسی قسم کی ہوتی ہیں
ایسی کراہت کا عدم ظہور نہایت بہتر ہے۔ کیونکہ اگر
میں مکافات کا وہم ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ
یہ الفاظ علوم کے اُن اسرار سے ہیں جو حقد
چشم کی سیاری سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔
ناحفظہ حضرت محمد صرح رضی اللہ عنہ فرماتے
کہ طیب کا ایمان ضعیف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ میر
کی ثنا اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور
اس سے مغتر ہوتا ہے۔ اگر اس ہم سے سلامت
ہے۔ تو پھر شکر ہوتا ہے۔ فرماتے بہت اچھا
مذاق رکھتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طیب کوئی امر وجود
میں ظہور پذیر ہو۔

الذین لو لم یسلطوا علیهم لفسدوا فی الارض کثیرا لعلهم یتقون

[illegible]

عزیز الشرف علیہ السلام نے احادیث صحیحہ میں

۱۰۰ بزم در صورتی که ابل من حضرت جنتا

في الحديث صحيح الرام

عزیز الدین بسیرہ و اللہ کی نواہم دیدار۔ فرمودہ آنحضرت ﷺ صحیفہ چوہر فا ۱۲

کی وقت کے داخل ہونے تک رہنا۔ نماز عصر
 سے فراغت حاصل کر کے غنوی درس شروع
 فرماتے مغرب کی اذان تک بعض مشائخ سے
 ملاقات فرماتے کہ درویشی چیت درویشی
 کیا ہے۔ منی ہوا کر اسپر پانی چہر کنا نہ پاؤں
 کو اس سے دیکھ نہ پیٹ کو اس سے رنج۔
 فرماتے۔ اکثر اہل بہشت کم عقل ہونگے فرماتے
 کم عقل سے مراد دیوانگان نہیں ہیں جیسے
 لوگوں کا گمان ہے۔ بلکہ وہ لوگ مرلومین
 جو دنیا سے غافل ہیں۔ اور ماسوا اللہ
 سے جاہل ہیں۔ حافظ ممدوح نے فرمایا
 کہ مرض سوء القینہ اور کسالت اور تکان کے
 لئے ناخ تر دوا یہ ہے کہ تو زنجبیل (شوگر)
 کو پیکر روٹی میں پکائے (بہونے) پھر اسکو
 لٹکا لکرا سکے ہموزن شکر ملا کر کھائے فرماتے
 ہم نے سنا ہے ہر زرد پیکر آنکھ پلور
 سے دیکھ کر نامتہ العین (اگر ہانی بیٹھ) کو
 نافع ہے، فرماتے ہمارا شیخ قدس سرہ
 صغریٰ نجسار کا عمل کچھ اسنے کے
 پانی سے تھکے۔ ہا کر کیا کرتے۔ حافظ

دیس انما از عمر قدس غنوی شریف میگرد
 تا بانگ نماز مغرب و فرمودہ نوحہ نقل از
 بعض بزرگان دہا سی خدمتہ اش ماکورد
 حدیث آنوقت متحقق خواہ گشت کہ کم از کم
 باشند چون خاک نمبارہ ظاہر ہر رسا نہ
 و نہ لمانہ بزبان و نہ بہت چہ درویشی
 ثم کال السلام است و آن بخیرے زر کا
 و بعد از دو کلمات ال السلام من سلمہ السنون
 من لسان دیدہ و نہ سرورہ کہ حدیث
 اکثر اہل الجنۃ البلیہ نیست مراد ببلدیت
 چنانچہ مردمان گمان کردہ اند بلکہ
 آن کہ است کہ از دنیا غافل شدند
 و ماسوی اللہ و ترک داند و پس
 بہشت اند خستند و فرمودہ کہ از
 نافع ترین دوا برائے بدہشی
 کہ مقدمہ استقا اعظم البین است
 دہائے شستی دور ماندگی اینست
 کہ بیان کنی زنجبیل یعنی دشت
 حق شدہ را در شکر و اقرص نان
 پستریون آری و ہم مثل
 آن شکر سفید یعنی کشتہ آمختہ
 بخورے و نہ سرورہ کہ شنبہ ایم
 کہ ہمیشہ کشیدہ مال حق بلکہ زرقع یہ
 از جہان آب چشم زرد و بدہشت
 و نہ اندازہ کہ دوا یہ مضر و بدہشت
 مع المسمی

بھی مع اپنے مریدوں کے باتباع شیخ ہی
 علاج کیا کرتے۔ مصنف رسالہ فرماتے ہیں
 کہ میں ایک دن حادثہ تھوڑے کے ساتھ
 کشتی میں سوار تھا۔ ملاح نے لکڑی پانی
 دریافت کرنے کے لئے دریا میں ڈالی
 پس اس نے اس جگہ کے عمق کو نہ دریافت
 کر کے کہا۔ اللہ حضرت ملاح نے یہ
 سُنکر مجھے اشارہ کیا۔ کہ اے عبد العزیز
 ملاح کے بقولہ کو سمجھا۔ میں نے عرض کی۔
 لیکن اسکی مراد یہ ہے۔ کہ حقیقت حق سبحانہ
 تعالیٰ کی ایسا عمیق سمندر ہے جس کی تہ
 نامعلوم ہے۔ فرمایا ہاں۔ فرمایا مروی ہے
 کہ حضرت بلالؓ جو حضرت رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم کا مؤذن تھا رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مدینہ عالیہ
 نکل گیا۔ پھر مدینہ کے بعد اس میں واپس
 آیا۔ تو صحابہ نے تقاضا کیا۔ کہ نماز
 کے لئے اذان دے اس نے اذان
 کیا۔ انہوں نے تعاضے پر حاضر کیا
 تو مجبوراً اس نے اذان شروع کی پھر

و زمان بود کہ در آن کہ از غلبہ غلط صغرا
 بودہ باشد برائے خود و مریدان خود ہمین
 دوا میکرد و تبرکات سابقہ شیخہ و برہمہ
 ہمراہ حضور پرورد در پیچ کشتی دیا۔
 پس داخل غمر کشتیان بنیم یعنی غمر
 را نہ دریا تا کہ معلوم کند عمق آب پس
 نیافت چہ عمق آن از انداز بنیم زیادہ بود
 پس متعجب گشت و حیران شد گفت آن
 اللہ سبحانہ پس اشارہ بمن فرمود آنحضرت
 و گفت یا عبد العزیز تمہید بقولہ ملاح را گفتم
 آسے چہ تحقیق گفتم است کہ کذا ذات
 پروردگار دریا سے است و در تہ درک
 ہیچ کس نیست یا مان او پس
 فرمود آسے اینچنین است کہ گفتم
 و تمہیدی و نہ فرمود کہ مروی است
 حضرت بلالؓ مؤذن رسول کریم
 بیرون رفت از مدینہ عالیہ
 پس از وقابت آنحضرت سؤل
 پس از مدتی کہ عود فرمود صحابہ
 کرام طلب بانگ نماز از دوسے
 کہ نہ نشو قالی زمین الرسول پر آ
 اور وہ کن پس سبب سخت سخت
 فشرع فی الاذان تاکہ

وكان يعالج نفسه

و مرید بہ بعد الدواع

تبع الشیخہ و کنت معہ

ذات یوم فی سفینہ

فادخل الملاح خشبہ

فی الماء لیطلب لها قعر

البحر فلم یدرک لعمق الماء

فقال اللہ فغمر فی الشیخ

یا عبد العزیز فہمت ما

قال الملاح فقلت نعم

قد زال ان حقیقہ

الحق سبحانہ و تعالیٰ

بحر عمیق کہید مرا کہ تھیرا

فقال نعم کذا قال

مروی ان بلال مؤذن

رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم خرج من المدینہ

بعد وفاتہ ثم عاد الیہا

بعد مدۃ فطلب

منہ الصحابہ

ان یؤذن للصلوٰۃ

فابی فقتضوا صوۃ

فشرع فی الاذان تاکہ

فرمایا کہ وجود کل کا کل بہتر ہے زنا اسلئے

جس ہے۔ کہ عصمت دیا کہ انہی کو معدوم

کر نیا الہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ عظیم الشان

مقدمہ ہے۔ حکمت اشرقیہ کے عقائد

سے اشراتی حکماء کا مقولہ ہے کہ وجود یا

تو محض خیر ہی ہوتا ہے۔ یا اسکی خیر اسکی

شر پر غالب ہوتی ہے۔ محض خالص شر

یا شر غالب۔ بالکل یا یا ہی نہیں جاتا بلکہ

ایسے وجود کی پیدائش حکمت بالغہ بعید ہی

ہے۔ غالب خیر خیر ہے۔ اسکا ترک کرنا خیر

کثیر کو فوت کرنا ہے۔ صوفیہ کرام نے اس

مقدمہ کو قبول کیا ہے۔ بعض مشائخ سے

سوال کیا گیا۔ کہ مقاتلہ کریں والے کافر میں کیا

خیر ہے۔ جواب دیا کہ اسمیں ایسی خوبی ہیں کہ

کہ وہ نبی میں ہیں نہ ولی میں۔ اسکا قاتل

فازی ہوتا ہے۔ اور اسکا مقتول

شہید۔ فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے

وصول کے لئے بہترین طریقہ وہ ہے جو

ہماتے مشائخ نے معنی کے طبر باب

صحیح رسول اللہ تک پہنچنا یا ہے۔

و فرمودہ وجود تمام کن ہو گئے است و زنا بہت

چہ در ان مابود کردن معصوم است و زنا بہت

محبولیات مولف میفرماید کہ فکر میں این مقدمہ

ایست عظیم الشان از مقدمات حکمت اشرقیہ

چہ حضرت اشرافین فرمودہ اند کہ وجود قسم

است یا فقط خیر یا خیر و غالب بر شر و اکثر

حکم الكل پس آن ہم خیر شد نسبت ان

الوجود کہ خیر و شر خالص و آنچه شر او

غالب باشد پس آن فرد وجود نیست

چہ بوجود آمدن آن بعد از حکمت کاملہ

است نہ غالب الخیر نہ ترک آن کہ

کردن خیر کثیر است و حضرات صوفیہ متا

زاد ہم شد سبحانہ شرفا و تعظیما این مقدمہ

را برائے قبول قبول کردہ اند و دال

بر ان این کہ سوال کردہ شد از بعض بزرگان

صوفیہ کہ ظاہر کافر کنند مسلمانان شر محض

است نفی از غن غالب الشر و غالب الخیر الخیر

المجد پس چر امید اگر شد و چہ خیر و حکمت

است در ان فرمودہ آن شیخ سؤل عنہ در پیدا

کردن کافر خیر غالب است چہ و خوبی دارد کہ در

قال الوجود کل خیر الزنا

شر من انه اعدام الحق

قلت هذا مقدمہ تعظیم

الشان من مقدمہ حکمت

الاشراق قال الاشرافین

الوجود اما خیر محض و

اما خیر و غالب علی شر

واما الشر المحض و غالب

الشر فلا يوجد اصلا

و لیجادہ بعید عن الحکمت

البالغۃ و غالب الخیر

خیر و شر کہ تقویت

للخیر الکثیر و تلفت الصغیر

البصافیۃ هذه المقدمات

بالقبول و سئل بعض المشائخ

عن خیر کافر قتال

قال فیہ خیر ان لیس

المجد پس چر امید اگر شد و چہ خیر و حکمت

است در ان فرمودہ آن شیخ سؤل عنہ در پیدا

کردن کافر خیر غالب است چہ و خوبی دارد کہ در

شدید قال احسن طریق

الوصول الی الحق سبحانہ

طریق مشائخ است

المنعن بکالا سنا

المنعن الی سرمد الی

اور وہ یہ ہے کہ ظاہر تو شریعت شریفہ سے

آراستہ ہو۔ اور اس پر استقامت ہو اور

باطن صفات رزقہ مانند بخل جسد کبر سے

برا متعرا ہو۔ فرمایا حدیث میں ہے۔ مومن

مومن کا آئینہ ہے۔ مومن کی دو تفسیریں

ہیں۔ اول یہ ہے کہ مومن اول سے مراد

حق تعالیٰ ہے۔ اور ثانی سے بندہ مومن۔

ثانی اس کا برعکس اور دونوں صحیح ہیں فتوح

مکیہ میں مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

کہ وہ تیرا آئینہ ہے۔ تیرے دیکھنے میں

اپنے نفس کو اور تو اس کا آئینہ ہے اسکے اسما

وصفات کے دیکھنے میں جانیے کہ قوح

کے ساتھ کشتی پر سوار تھا۔ آپ نے مجھے خطا

کر کے فرمایا۔ اے عبد العزیز۔ وجود مطلق

کی اپنے مظاہر میں ظہور کیلئے موجوں کی

مثال بہت بہت ہے۔ میں نے آپ کی زبان فشا

سے بہت دفعہ یہ شعر سننا سمندر سمندر

ہے جسطور پر قدم میں تھا نہ موجیں اور

کھڑے نو پیدا شدہ ہیں۔ یعنی موجوں

و ان راہم سکانین با ہر خواست شریعت غرا

و حکم نشانی بلکہ علی کبریٰ بخیر خود آراستہ

واقعتاً و لذت و فرح و لذت مومن باطن

تفسیر و بدو کہ شدہ است کہ بیکہ مراد است

شود از مومن اول حقیقاً و بدو مومن

دوم عکس آن و ہر دو صحیح است چنانچہ

ساحب فتوحات گفتہ است و دان کہ

حق سبحانہ شیشہ است در دیدن تو نفس

خود را و توشیتہ ذات بخت ہستی و دیدن

اسما و صفات او مولف نے فرماید کہ

سور شدم ہمارا آنحضرت کشتی را پس فرمود کہ

عبد العزیز موج دید یا خوبتر مشاہدہ ابرائے

عمود وجود حق سبب از کہ بے قید است

افراد کم مظاہر است طبعاً و مولف نے فرماید

کہ از حد بسیار بزرگتر می شود ہا از آنحضرت کہ میخواست

بہت عزی را کہ خدا شراست از ذات

حق سبحانہ کہ بیکہ است از وہاں چنان کہ بود

بہت تغیر و تبدل ہوتا ہے سبحا وجود افراد

و الہ را یافتہ چہ افراد عالم کہ حوا و شاعبا

و هو تحلیۃ الظاہ بالشری

الشریفۃ و الاستقامۃ

علیہا و تحلیۃ الباطن عن

الزنا ایل قال فی الخ

المومن مرآۃ المومن

یفسر علی جمیع ان یزاد

بالمومن الاول بالحق

سبحا و بالثانی العبد

المومن او بالعکس و کلاھا

علیم قال فی الفتوحات

هو مرآۃ فی ذلک لفتوح

وامت مرآۃ فی رؤیۃ اسما

و صفاتہ کہ بکت مع السفینۃ

فقال یا عبد العزیز الالواج

مثال الظہور الوجود المطلق

فی مظاہر و کثیرا

ما سمعہ بنشد

لہذا البیت ہے

الہو علی ما کان فی القدم

ان الحوادث امواج و ازاد

کیا۔ بلکہ اذن کا کان ہے۔ ایک دن فرمایا از مود کرے بودیم کہے شقیم از مالان قال ہوکن بنهم من القواف
 کہ ہم قاری علماء و ن سے کھرتے تھے کہ قرأت کر بیان دو کر ایک نعبہ عمل فرق انه لفصل بین کلماتی
 ایک نعبہ کے درمیان یعنی ایک کے بعد کہ شود و ہمچنین میان دو کر ایک نستین ایا نعبہ کذا بین
 فصل اور فرق نہ کیا جائے۔ بلکہ اسمیں یہ بیان ان دیکیری شرح فیہ لعلی یدیم خلا کلماتی یا ایا نعبہ قطعاً
 لکھا تھا۔ یہ ان کلمات میں یعنی دونو ایک آن کہ فرق کردہ نشود کہ نوشتہ اولیٰ فی البکیری شرح النبی
 کو مابعد یعنی نعبہ نستین کیساتھ موصولاً کہ متصل سازد و ہر دو کر ایک ایا مابعد خود انه لا یفصل حتی کتب
 کر پڑ جائے۔ حاقط عبد العزیز مولف ساہل اس دور جب آن مؤلف علیہ الرحمۃ سفر فرمایا الالہ الفصل المعتمد لکن
 کی توجیہ و تطبیق یوں فرماتے ہیں کہ فصل تلبیقا بین السمع و السور میگویم کہ لہذا الناس بالغلو فی الفصل
 معتدل ہو۔ شرح کبیری کا مفہوم یہ ہے فصل سماع و غرض از ان فصل معتدل حتی کاذات الکلمات
 کہ فصل غیر معتدل ہو۔ چونکہ بعض لوگوں نے اس پر تردد عدم فصل تطویر شرح فیہ المصلیٰ یتقاطعان فی شرح المصنف
 فصل میں یہاں تک فراط کی کہ دونو کلموں عدم فصل مبالغہ است یعنی وقت چہرہ مراد علی الواعظین الا انھما
 بے تعلق و بے ارتباطی اسمیں مفہوم ہو رہا ہذا فصل عادت کردہ بودند کہ وہم قال رہن کان الشیخ
 لگی تو کبیری شرح فیہ میں انکی تردید کی گئی تذاویب تعلق ہر دو کر گویا شرح مذکور فخر الحق والذین یعظم
 فرمایا کہ حضرت شیخ فخر الحق والذین ہر دو ہست مبالغہ کنندگان فصل قطع کل من جاء و یقوہ
 ایک آنے والے کی تسلیم کہے لئے قیام و نزول کہ بعد حضرت شیخ فخر الحق والذین تقسیم تنظیم مالہ فسر
 فرمایا کرتے تھے۔ اسکی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ کسی کی مدح و ثناء اور تہلیل و تعریف ذلک شفاء
 کیلئے آپ سے استغفار کیا گیا۔ اور آپ نے اس سوال کو ذہن میں نہ لیا کہ ہر دو ہست ہاں النفس
 ہاں طورا غنڈار فرمایا کہ نفس کی مثال شیر خوار بچہ ہے بچہ شیر خوار است اگر کا الطفل ان
 بچہ کی سی ہے کہ اگر اسے چوڑے رکھو گے بگڑا رہی اور اگر شیر خوار کی ہریت یا فصلہ شب
 تو وہ دودھ ہی پیتا ہے گیا۔ بعد از بدست شیر خوارانی ہم محبت شیر خوار ہست علی حب الرضاع

الاصل ان یفصل لفظ ایا نعبہ مستعمل ہوا ہوتا ہے نہ مستعمل ہوتا ہے

خلگی بھی دودھ کی محبت ہوگی۔ اگر
 قبل از وقت الگ کر دیا جائے تو وہ
 الگ ہو جائیگا پس میں ڈرتا ہوں کہ کہیں
 اسے ہر ایک کی بے تعظیمی کی عادت
 نہ ہو جائے۔
 نسب جواب آپ کے رتبہ کے مناسب
 یہ ہے کہ آپ بجز ذات حق کچھ نہ دیکھا کرتے
 تھے۔ جو تعظیم ہوتی تھی۔ وہ حق سبحانہ
 کے لئے ہوتی شیخ سعدی کے اس شعر
 کی کہ ۵ یا مکن با پیلایان دوستی +
 یا بنا کن خانہ راد خود پیل + اس طرح شرح
 فرمایا کرتے۔ کہ فیصل سے اشارہ حق سبحانہ
 کی طرف ہے۔ اور پیلایان سے اولیاء اللہ
 کی طرف مولف صاحب کہتے ہیں کہ فقط
 متوجع کے خلوط میں لکھا کرتا تھا مجھے
 فرماتے کہ خط واضح لکھا کرو۔ شکستہ لکھنے
 سے منع فرماتے۔ فرماتے کہ کاتب کو
 صرف یہی گناہ ہلاک کر نیکی کے لئے کافی ہے
 کہ پڑھنے والا اس کے شکل مکتوب کے پڑھنے
 کی تکلیف سے درہنگا ہو۔ فرمایا کہ ذات
 و اگر بوقت مہرودا شیردور کئی دور شود
 و محبت شیراز و خواہ رفت ازان ^{تعلیم} ^{بے} ^{عادت} ^{بے} ^{تعظیمی} ^{از و دوری} ^{کنم}
 کہ عادت بے تعظیمی از و دوری کنم
 کہ عادت خود اند و تعظیم کے کند
 مولف میفرماید کہ این محض غرض ظاہری بود
 اما سبب حقیقی این بود کہ او بجز ذات حق
 سبحانہ هیچ نے دید۔ پس اور تعظیم
 میگرد بہرہ منظر سے کہ سے دید
 و زمرود مذ کہ معنی قول شیخ سیدے
 یا بنا کن خانہ راد خود پیل
 علیہ الرحمۃ کہ بپارسی فرمود و خود معاش
 نیست کہ بغیل یعنی پیل اشارہ است
 بحق سبحانہ و اما بے پیل اہل اللہ
 ہستند و بودم کہ سے نوشتہ خلوط آخر
 را پس سے بود کہ سے منہ مود را
 نوشتہ نوشتن و ترک چھیدگی کے
 با اینناح المکتوب ترک
 رود و درجہ آن کہ بس گناہ است
 القرمطۃ و یقول کفی
 کاتب راہمین کہ تکلیف کشد
 الکلب اثما ان یأذی
 سے بخواندن نوشتہ او
 القساری بخیر
 و فرمود کہ رضی اللہ تعالیٰ
 فرمود کہ مفسرنت و
 قراءۃ مکتوبہ
 قال من معرفتہ کنہ

حق سبحانہ کی کنہ کی پرکھ چلیج ناممکن ہے۔ رشتا حق حقیقت ذات اربابانہ محال ذات الحق سبحانہ محال
 و یحذرکم اللہ سے اسکی طرف اشارہ ہے۔ است رہا نیست اشارہ قل حق سبحانہ والیہ ای اشارہ بقولہ تع
 ترجمہ یونان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے۔ ترجمہ انسانی نیست ہی ترجمہ اشارہ حق سبحانہ ہی۔ و یحذرکم اللہ نفسہ و
 اسکی کنہ میں پڑنے سے اور اللہ تعالیٰ بہت حق حقیقت ایچا ہے حق سبحانہ بہت است واللہ ہر وقت بالعباد خدا
 بہ بندگان خود مہربان ہے۔ یعنی اسکا ڈرنا۔ بند محسن خودی ترجمہ انداز بہت مہربانگی کا التعلیل لتخذیر ای انما
 اس سے تمہیں ہر سزا کی فرمائنا ہے۔ تاکہ اس انکہ غماج کستہ اوقات خود را در گذشت حذر ہم ز آفتہ بہم لشد
 چیز کی تحصیل میں جسے تم حاصل نہیں کر ان ممکن ایشان نیست و نیز کہ ہر گاہ معراج یضیعوا اوقاتهم فیما لا
 سکتے۔ تصبیح اوقات نہ کرو۔ فرمایا حبیب نصیب حضرت سل کریم شد آموخت و این بعد کہ انتقال بلا عجز النبی
 حضور فداء الی دای صلی اللہ علیہ وآلہ سبحانہ اقسام علوم ہدایت کرد و پوشیدہ است علیہ اللہ تعالیٰ بوزن اس
 و سلم کو معراج ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر گاہ جمع خود دید کہ مجنون اگر در العلوم و اوصیاء بکما غنا
 آپ کو انواع اقسام کے علوم تعلیم کئے۔ بزار کو چہ بیضا بن علوم و ان سر علم سکیزو فلما رجع رأی ذات
 اور فرمایا کہ پوشیدہ رکنا۔ جب آپ معراج منجربہ عرض خدمت عزت بار کرد کہ ارباب یوم مجنوننا شکم بتناط الطو
 سے تشبیہ لائے۔ تو ایک دن کسی دیوانہ کیونست این کل مرابخت شدہ داین دیوانہ فی السکاک لا سواق فقال
 کو دیکھا۔ کہ وہی علو بازار دن اور کو چون میں احوال ظہار پر پیروی حکم شد کہ این از اسرار است یارب کیف هذا الامس
 کہتا پتہ ہے آپ نے جناب باری میں عرض سوال بکن این چار تو انما بکنی خوف غنہ باشد ما و حی الیہ ان هذا
 کی کہ یہ کیا بات ہے۔ مجھ تو چھپانکی وصیت اور اسے بہن دیوانہ پر دزار بر تختہ نیست بلوکل من اسرارنا فلا شغل
 یونان حی ہوئی۔ کہ یہ ہمارے اسرار ہیں آپ کے غنہ دای آن بخوابہ شدہ ملاقات بچون لو تکلمت بھما خیف الفتنہ
 نہ پوچھے گا اگر آپ بتلائے تو فتنہ فساد کا ڈر کہ تو عاقل کامل کہ نہ ہے آن خواہ شدہ بھما و اما کلام هذا الجنون
 تھا اس دیوانہ کی باتوں کا کون اعتبار کرتا ہے۔ شان نہ دراید و خون نشہ گرد رہے فلا یعتبر الناس علیہ
 و یحذرکم اللہ

خاتمہ بعض ذکر حضرت حافظ محمد جمال ملتانی رضی اللہ عنہ

حضرت محبوب الملک بالکنال محبوب اللہ المتعال حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ حافظ محمد جمال ملتانی رضی اللہ عنہ
 خلیفہ ثانی حضرت خواجہ مالم اندہ درصوت سیرت منظر جمال الہی بودند اندہ و بعد از تکمیل عالم ظاہر شریف بیعت مشرف
 گشتہ چند مدت در مجاہدات خدات حضور خصوصاً دیدن پیش پاسبان حضرت مودود داشت توبرہ کہ در ان سبب
 و صومہای دہشتہ شاغل بود مانند اتفاق روز یکا ہے بعد از حضرت شاہ صاحب عبدالوہاب شاہ جو فتوح رسید حضرت
 ایشان را بر ان اسب سوار نمودند و فرمودند کہ حافظ صاحب آیندہ دیدن پیش پاسبان موقوف بہ بیت ظاہر و باطن یعنی بیت
 خاص خویش مشرف گردانیدند و باقامت ملتان کہ اصلی وطن ایشان بودہ مشارکستند حسب اشارہ حضور در ملتان شریف
 طرح بیعت انداختند و بسیار کسان را از ملتان و محل و سہنہ مشرف گردانیدند و تفقد یاران از عادات شریفہ ایشان بودہ
 و اشاعہ امر بیعت درین دیار ہما از ایشان بودہ و خلفاء ایشان بسیار از اند خیا پنچہ سراہ کل حضرت مولانا و مرشدنا محب المسک
 و الساکین حضرت مولانا محمد خدا بخش ملتانی رضی اللہ تعالی عنہ دار عناہ و حضرت مولوی محمد حامد فتح پوری و حضرت سید
 سید محمد زاید شاہ جو و حضرت مولوی صاحب مولوی عبد الرزاق ساکن سیلیان و غیر ہم رضی اللہ تعالی عنہم
 وفات ایشان پنجم جمادی الاولی سن الف مائین و چہ صد و بیست و عشرین ہجری قمریہ در ملتان مبارک بجا آمد۔

ذکر حضرت خواجہ خیر پوری صاحب

حضرت محب المساکین سید القارکین غوث الکملین علی الاطلاق محبوب رب العالمین حضرت مولانا مولوی محمد خدا بخش
 رضی اللہ تعالی عنہ دار عناہ حضرت ایشان در اصل از ملتان بودند و از ابا و واجداد عالم بودند و چہل سال یا زیادہ در ملتان در مسجد
 دس تہ لیس نمودہ اند ظاہر با خلق و باطن بحق و در اخفاء حال خویش کوشش می نمودند و اہتمام تمام داشتند در ابتداء حال در طلب
 شیخ کامل کمال بودند کہ روزی حضرت خواجہ خواجگان خواجہ حافظ محمد جمال ملتانی رضی اللہ تعالی عنہ در درس شریف آوردند
 و ایشان را ہمراہ خویش بجا لقا حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی رضی اللہ تعالی عنہ بودند و آنجا بیعت فرمودہ با انواع نعمت
 و باطن متذکر بودند از کرامات حضرت ایشان است کہ اکثر اہل زمان بلکہ ہمہ ایشان از حضرت ایشان سقیعین یعنی بلاد اسط
 بعضی بالواسطہ بعضی بالوسائط و بواسطہ و کرامت ایشان بکریان مقرر و معترف و بمقرر و مسکنہ انجاری فرمودند گو یا کہ ہم
 رضی مسکنہ اوستی مسکنہ و احشانی فی زمرۃ المساکین بزبان حال و تال و طیقہ ایشان موجود ہے بکف بودہ اند در لباس
 معاشرۃ و حتی اما مکان خدمت نفس جو یکسری فرمودند ظاہر بکا بد دل بیار و خلوت در انجمن صفت ایشان بودہ و توفیق
 شریفہ کلام تالی ایشانست ہر چند کہ در کتاب و اختتامی کوشیدند حق جل و علا و بیافاضہ خلق ظاہرست نمود تا کہ اکثر اہل زمان
 از کارستانان از زبان بیاد پور و احمد پور و خیر پور و کلاں پور و غیرہ طرارت و کثافت از جنوب شمال شریف بیعت مشرف
 گشتند و فیوض ظاہر و باطن فائز قائلین ما را اینا مشد قاطعاً در کشف کرامات ایشان از حد بیان احصا بیرونست و در آخر

دو تا آخر مریدان استغراق دست داده کہ شتافت مردمان کہ اکثر ہنر بردہ اند و امتیاز میان شمع و لذیذ مہم سلاست عوام
از دست رفتہ و چین سنگان برلمان تعلق نمودند از طمان بجز خود و وطن خیر و پشرف اختیار نمودند و ذات ایشان نیز در انجا
وقوع آمدہ آخر مرحوم الامام الفہد و ائین ذلت خمیس ادر مرقدہ منیف ایشان غرب رویہ خیر و زیارت گاہ خلایق است +

ذکر حضرت خواجہ مولانا مولیٰ قضا محمد عبید اللہ صاحب ملتانی رضی اللہ عنہ

حضرت الشیخ المتوکل علی اللہ القانی فی اللہ البانی باشند حضرت غرب نواز محرم راز حضرت مولانا در شتافت حضرت خواجہ
مولوی حافظ محمد عبید اللہ ملتانی ادام اللہ ظلال فیوضہ علی التشریفہ و افضل النیاس فی فوضات حضرت ایشان
از ابواب اجداد بہشت عالم اند بلوہم ظاہر و باطن و خلیفہ کلان حضرت مولانا مولیٰ محمد خدائش صاحب ملتانی رضی اللہ عنہ
ہستند و اول عمر علم ظاہر از والدہ بچہ خویش حضرت مولوی صاحب مولیٰ قدس اللہ عنہ در وقت خویش اعلم اہل زمان ہوا
اند گرفتہ اند و بعد از وفات ایشان ہمراہ برادران خویش در مسجد مس پیش حضرت مولانا و بعد از تعلق مکان ہر طعن سفر نمود
برائے طلب علم نمود پیش حضرت مولوی صاحب مولیٰ گل محمدیو کہ از خلفا حضرت قاضی صاحب کوثی صاحب بیدہ اند تکمیل علوم متداولہ
نمودہ اند و چونکہ لقا ہما حضرت مولانا انجا تشریف آوردند بہ شرف معیت مشرف کردہ بطرف خیر و پشرف ہمراہ خویش ہر قدر علوم عربیہ
چنانچہ حساب و ہمدیہ و علم تصوف و علم فرائض آسما بہر باب فرمودند و در شرف صحبت آنحضرت با انواع فیوض ظاہر و باطن
قائض گشتہ خلعت خلافت خاص یافتند و مجاز شدند و حضرت مولانا ایشان را بسیار دوست می داشتند و بسیارے فرمودہ کہ انجا
جان من است و اگر در حال ضعف و استغراق کہ مردمان بشرف بہت زیارت مولانا مشرف ہستند تا قیام منور فی الشان بود
در علوم محکمہ رسائل کثیرہ تصنیف فرمودہ اند کہ بسیاری مردمان انان نفع مے گیرند و بسیاری از مردمان از علماء و غیر
ایشان بشرف بہت مشرف شدہ اند و از ورغلا ہین مردمان بہ بیت چنانچہ عادت اہل زیارت بسیار متفرج ہجاء و خلعت
خود را ازین امر منع مے فرمودند کہ نایہ و صراحتہ می فرمودند کہ اصل این کار محبت است و اخلاص و بیکار ہوت و انظار بسیار
بر مے داشتند و خود بدلت نیز گاہے بیکار نبودند و مردمان مثل کھل البیاد شمن میداشتند و ہر کس را دست مشغول
بودن بکلمے میفرمودند و اقسام کرامات و انواع خواق عادات ازیشان بوقوع آمدہ **وفات** حضرت ایشان لیم
سادس از جمادی الاولیٰ بوقوع آمدہ شکہ احد در بیان حضرت ایشان چندان خلق جمع بود کہ در عدد جمع بچکس نے
آمدہ و ہمہ کہان از حاضرین متعجب بودند چہ موافقین چہ مخالفین تا مین مارا اینا مثل ہذا الارز حامی علی جنازہ احد کان
قد فرغ من وقت الوصال الی حصول اللدف السحاب الماطر قلیلا قلیلا لکان الجازۃ فی عام خاص موضع شتر تا شامان لمان
علی نحو میل و نصف دمن مسکن المحنور بعد صلوة الحجۃ و صر قد شریف حضرت ایشان غرب رویہ لمان زیارت گاہ خلایق
است و قد قبل فی تاریخ و صالہ المقد برضی اللہ عنہ و فان المتقین فی جنت اللہم افضل اینا من فیوضہ و قد

تصانیف الفرہاروی

صاحبِ النبیراس

بحر العلوم و عارف بالاللہ شیخ
المسلمین امام المتکلمین مقدم الفقہاء
قطب الموحدين حضرت خواجہ

الشیخ عبدالعزیز پرباڑوی

جشتی القریشی نظامی الملتانی
رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ العربیہ العزیزہ پرباڑویہ

سلسلہ چشتیہ پرباڑویہ نظامیہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

تصانیف پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ خواجہ عبدالعزیز پرہاروی
القریشی چشتی نظامی اقدس رحمۃ
اللہ علیہ کی نادر و نایاب خزانہ کتب کے
لئے رابطہ کریں۔

☆ آفیشل فیس بک پیج

1- حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز
پرہاروی القریشی چشتی نظامی اقدس
رحمۃ اللہ علیہ
2- جامعہ العربیہ العزیزہ پرہارویہ

☆ آفیشل ویب سائٹ

<https://www.hazrat-abdulaziz-pirharvi-ra.blogspot.com/>

☆ آفیشل فیس بک گروپ

The Abdulaziz Pirharvi (R.A) Research
Society